

سوال

کیا اسلامی ممالک میں موجود سودی لین دین کرنے والے بنکوں میں کام کرنا جائز ہے؟ میرا خاوند سودی لین دین کرنے والے ایک بنک میں ملازم ہے، وہ ادارہ کی ٹیکنیکل معلومات کے متعلق کمپیوٹر پروگرامر کی حیثیت سے کام کرتا ہے، اور اس کا بنیادی کام سارے کمپیوٹر نظام کو صحیح شکل میں رکھنا اور نئے پروگرام چلانے کے ساتھ بنک ملازمین کا تعاون ہے۔

میں جانتی ہوں کہ فوائد (سود) حرام ہیں، اور یہ بہت بڑی معصیت و گناہ ہے، لیکن میں نے بنک میں ملازمت کے متعلق بہت ساری آراء سنی ہیں، جن میں سے یہ بھی ہے کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ: (اگر آپ کا کام سیدھا اور ڈائریکٹ فوائد کے ساتھ وابستہ نہ ہو، اور بنک کے لیے (فوائد کے علاوہ) اور بھی آمدن کے ذرائع اور مصادر ہوں تو پھر بنک میں ملازمت کرنی جائز ہے)۔
ہماری آمدن کا واحد ذریعہ یہی ہے جس پر اب تک ہماری گزر بسر ہو رہی ہے، میری گزارش ہے کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ اس ملازمت کے ذریعہ ہماری آمدن حرام ہے کہ حلال؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو حق کی معرفت اور پہچان کی حرص رکھنے اس کی کوشش پر جزائے خیر عطا فرمائے، اور آپ کے خاوند کو مباح اور جائز کام جس میں کوئی گناہ نہ ہو کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ یہ جان لیں کہ سودی بنکوں میں مطلق طور پر ملازمت جائز نہیں، کیونکہ اس میں سود خوری یا پھر سود لکھنا، یا اس پر گواہ بننا، یا سودی لین دین کرنے والے کے ساتھ تعاون ہے۔

کبار اہل علم نے سودی بنکوں میں ملازمت کی حرمت کا فتویٰ جاری کر رکھا ہے، اگرچہ کام یا ملازمت کا تعلق سود سے وابستہ اور ملا ہوا نہ بھی ہو، مثلاً پہریداری، یا صفائی اور خدمت وغیرہ۔

ذیل میں ہم چند ایک فتویٰ جات ذکر کرتے ہیں، اور یہ تنبیہ بھی کرتے ہیں کہ آپ کے خاوند کے کام اور ملازمت کا سود کے ساتھ گہرا اور قوی تعلق ہے اور اسے لکھنا اور اس کی توثیق بھی ہے، کیونکہ آپ کے قول کے مطابق:

اس کا بنیادی اور اساسی کام کمپیوٹر کے سارے نظام کی صحیح شکل میں ضمانت دینا کہ وہ صحیح کام کر رہے ہیں، اور نئے پروگرام چلانا اور بنک کے ملازمین کا تعاون کرنا ہے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں ہے کہ:

(کسی بھی مسلمان شخص کے لیے سودی لین دین کرنے والے بنک میں کام اور ملازمت کرنا جائز نہیں، اگرچہ اس کے ذمہ لگایا گیا کام سودی نہ بھی ہو؛ اس لیے کہ اس سے وہاں سودی لین دین کرنے والے ملازمین کی ضروریات پوری ہوتی ہیں اور وہ اپنے سودی کاروبار میں اس سے مدد اور تعاون لیتے ہیں۔

حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور تم گناہ اور ظلم و زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو المائدة (2) .

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (15 / 41) .

مستقل فتاویٰ اور علمی ریسرچ کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

حالی اور موجودہ بنکوں میں کام کرنے کا کیا حکم ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

موجودہ اور حالی قرضوں اور مالی اداروں اور بنکوں کے اکثر معاملات سود پر مشتمل ہیں، اور یہ کتاب و سنت اور امت کے اجماع سے حرام ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ حکم لگایا ہے کہ:

جو کوئی بھی سود خور اور سود کھلانے والے کی لکھنے یا گواہی دینے یا اس طرح کا کوئی اور کام کر کے تعاون کرے وہ سود خور اور سود کھلانے والے دونوں پر لعنت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری میں برابر کا شریک ہے۔

لہذا صحیح مسلم وغیرہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور کھلانے والے، اور اسے لکھنے اور اس کی گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی، اور فرمایا: کہ یہ سب برابر ہیں"

اور جو لوگ مالی ادارے بنکوں میں ملازمت اور کام کرتے ہیں وہ بنک والوں کے لین دین لکھنے یا گواہی دینے یا کاغذات منتقل کرنے یا رقم لینے اور دوسروں کو دینے میں ان کے معاون و مددگار ہیں، جس میں سودی لین دین کرنے اور سود خوروں کے ساتھ معاونت ہے۔

اور اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ: موجودہ مالی اداروں میں ملازمت اور کام کرنا حرام ہے، لہذا مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اس سے اجتناب کرے، اور کمائی اور آمدن کے ایسے طریقہ تلاش کرے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے حلال اور مباح کیے ہیں، اور یہ طریقہ بہت زیادہ ہیں، اسے چاہیے کہ وہ اپنے پروردگار اور رب سے ڈرے اس کا تقویٰ اختیار کرے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کا مستحق نہ ٹھرائے۔

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیہ والافتاء (15 / 38)۔

اور مستقل فتویٰ کمیٹی (اللجنة الدائمة) سے مندرجہ ذیل سوالات کیے گئے:

(۱ - کیا بنك میں اور خاص کر اسلامی ممالک کے اندر بنکوں میں ملازمت حلال ہے یا حرام؟

ب - کیا بنکوں میں کچھ اقسام حلال بھی ہیں، جیسا کہ اب تردد ہو رہا ہے، اور جب صحیح ہو تو کس طرح؟)

کمیٹی کا جواب تھا:

اول:

سودی لین دین کرنے والے بنکوں میں ملازمت اور کام کرنا حرام ہے، چاہے وہ اسلامی ممالک میں ہوں یا کسی کافر ملک میں، کیونکہ اس میں گناہ اور برائی اور ظلم و زیادتی میں بنك کے ساتھ تعاون ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں منع فرمایا ہے:

اور تم نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کیا کرو، اور برائی اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو المائدة (2)

دوم:

جو کچھ ہمیں شریعت مطہرہ سے پتہ چلا ہے اس کے مطابق سودی بنك کی کوئی بھی قسم مستثنیٰ نہیں، کیونکہ برائی اور گناہ اور ظلم زیادتی میں سب بنك ملازمین کا ایک دوسرے کے ساتھ تعاون پایا جاتا ہے۔

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (15 / 55)۔

اور کمیٹی سے یہ بھی سوال کیا گیا کہ:

ایک الیکٹرانک آلات کی کمپنی جو سودی بنکوں کے ساتھ لین دین کرتی ہے میں انجینئر کی حیثیت سے ملازمت کرنے کا حکم کیا ہے، یہ کمپنی آلات (کمپیوٹر، فوٹو سٹیٹ مشین، اور ٹیلی فون وغیرہ) بنك کو فروخت کرتی ہے، اور ہمارا کام

چند ایام کے بعد بنک جا کر ان آلات کی مرمت کرنا اور ان آلات کی تنصیب وغیرہ ہے، تو کیا یہ کام اس اساس کی بنا پر حرام ہے کہ بنک ان آلات کے ذریعہ اپنے معاملات کو منظم اور مرتب کرتا اور حساب و کتاب کرتا ہے، تو اس طرح ہم معصیت اور نافرمانی میں اس کی معاونت کرتے ہیں؟)

کمیٹی کا جواب تھا:

(جس طرح آپ نے ذکر کیا ہے اس کے مطابق آپ کا یہ کام کرنا جائز نہیں، کیونکہ ایسا کرنے میں گناہ اور برائی اور ظلم و زیادتی میں معاونت ہے)

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیہ والافتاء (15 / 18) .

اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں یہ بھی ہے کہ:

(جو بنک سودی لین دین کرتے ہیں مسلمان شخص کے لیے اس میں کام کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں سودی لین دین اور معاملات میں معاونت ہوتی ہے، یہ معاونت چاہے کسی بھی طریقہ سے ہو لکھ کر یا پھر گواہی اور پھرہ کے ذریعہ یا اس کے علاوہ کوئی اور تعاون کی صورت میں اس لیے کہ اس میں بنک کے ساتھ تعاون کرنا گناہ اور برائی اور ظلم و زیادتی میں تعاون ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے:

اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کیا کرو، اور گناہ و برائی اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو المائدة (2)

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیہ والافتاء (15 / 48) .

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا کہ:

کیا سودی ادارے اور ایجنسی میں ڈرائیور یا چوکیداری کی ملازمت کرنا جائز ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

سودی اداروں اور ایجنسیوں میں ملازمت اور کام کرنا جائز نہیں انسان چاہے ڈرائیور یا چوکیدار ہی کیوں نہ ہو، یہ اس لیے کہ اس کا سودی اداروں میں ملازمت کرنے سے اس کی رضامندی لازم آتی ہے، کیونکہ جو کسی چیز کو ناپسند کرتا ہو وہ اس ناپسند کردہ چیز کی مصلحت کے لیے کام نہیں کرتا، لہذا جب وہ اس کی مصلحت کے لیے کام کرے گا تو پھر وہ اس سے راضی ہے، اور کسی حرام چیز پر رضامند ہونے والا شخص اس کا گناہ پاتا ہے، لیکن جو شخص بلا واسطہ خود ہی لکھے اور اسے احاطہ قید میں لائے اور روانہ اور وصول کرے یا اس طرح کے اور کام

کرے تو بلاشك یہ حرام کو ڈائریکٹ اور سیدھا ہے۔

اور حدیث سے ثابت ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور کھلانے اور اس کے دونوں گواہوں اور اس کے لکھنے والے پر لعنت فرمائی اور فرمایا: وہ سب برابر ہیں۔ انتھی

دیکھیں: کتاب فتاویٰ اسلامیة (2 / 401) .

اس کے علاوہ کئی ایک مشہور اور معلوم فتاویٰ جات ہیں جو سودی بنکوں میں ملازمت اور کام کرنے کی حرمت بیان کرتے ہیں، چاہے کام کسی بھی نوعیت کا ہو۔

لہذا اس بنا پر آپ کے خاوند پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ جو کچھ ہو چکا اس پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور توبہ و استغفار کرتے ہوئے اس کام کو چھوڑ دے، اور اسے اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا اور یقین کرنا چاہیے کہ روزی رساں صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، اور بلاشبہ رزق اس کی جانب سے ہی ہے:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کی راہ نکال دیتا ہے، اور اسے رزق بھی ایسی جگہ سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرے اللہ تعالیٰ اسے کافی ہو جاتا ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے معاملے کو پورا کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 - 3) .

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے بے پرواہ کر دے۔

واللہ اعلم .